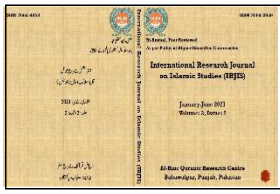

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

جنرل پروویڈنٹ فنڈ سے کٹوتی زکوۃ: پاکستان کے قوانینِ زکوۃ وعشر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Deduction of Zakat on General Provident Fund: An Analytical Study in the Context of Zakat and Ushr Laws of Pakistan

1. Dr. Hafiz Atif Iqbal,
Research Associate, Post Doctoral Fellow,
Department of Islamic History and Civilization,
Universiti Malaya, Kuala Lumpur, Malaysia
Email: hafiz.atif@um.edu.my
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-8953-695X

2. Dr. Muhammad Akram Hureri,
Punjab Workers Welfare Fund, Lahore
Email: mahurary@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0602-1278

To cite this article: Dr. Hafiz Atif Iqbal and Dr. Muhammad Akram Hureri. 2022. "جنرل پروویڈنٹ فنڈ سے کٹوتی زکوۃ: پاکستان کے قوانینِ زکوۃ وعشر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ: Deduction of Zakat on General Provident Fund: An Analytical Study in the Context of Zakat and Ushr Laws of Pakistan. International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 2), 125-142

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || July - December 2022 || P. 125-142
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-2-11/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.02.u11
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 December 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Zakat is one of the most fundamental aspects of Islam, and it is mandatory for every Muslim who meets the Zakat criteria. Zakat payers either pay their zakat individually or the government collects it through financial institutions in accordance with federal and provincial zakat legislation in various products. A handsome portion is received from the General Provident Fund through all the government and non-government companies and institutions of the country. Collection of zakat from None-Refundable GPF is mandatory. However, this fund is mandatory for government employees and is optional for non-government employees. The details and Shariah ruling are explained with different opinions and arguments. This study employs an analytical research technique. In this study, the researcher opted to synthesize

concepts from primary sources related to the topic and then supplement the subject with secondary sources and contemporary references by integrating ancient and modern viewpoints.

Keywords: Zakat, GP Fund, General Provident Fund, None-Refundable, Shariah

تعارف:

ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن زکوۃ ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زکوۃ کی شرائط کی تکمیل کی صورت میں لازم ہوتی ہے۔ اس بابت زکوۃ دہندگان عرف عام میں اپنی زکوۃ یا تو خود ادا کرتے ہیں یا حکومت اپنے طور پر اُن سے زکوۃ مالیاتی اداروں کے توسط سے بمطابق مرکزی وصوبائی قوانینِ زکوۃ، مختلف مدات میں وصول کرتی ہے۔[1] اُن حاصل شدہ مختلف مداتِ زکوۃ میں حکومت کو ایک اچھاخاصہ حصہ جنرل پروِیڈنٹ فنڈ سے زکوۃ کی تحصیل کی بابت ملک کی تمام سرکاری وغیر سرکاری کمپنیوں اور اداروں کے توسط سے حاصل ہوتا ہے۔

پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قوانینِ زکوۃ وعشر کی روسے تمام سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کے جنرل پروِیڈنٹ فنڈ (GPF) کی قسم None- Refundable (ناقابل واپسی) سے زکوۃ کی وصولی لازمی ہوتی ہے[2] البتہ سرکاری ملازمین کیلئے اس فنڈ میں شمولیت لازمی ہوتی ہے اور غیر سرکاری ملازم کیلئے اس فنڈ میں شمولیت اختیاری ہوتی ہے لہذا احکام کے لحاظ سے دونوں میں فرق ہے اس لیے اس بحث کی تقسیم درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔

1۔ سرکاری ملازمین کے جنرل پروِیڈنٹ فنڈ (GPF) سے کٹوتیِ زکوۃ کی شرعی حیثیت

2۔ غیر سرکاری ملازمین کے جنرل پروِیڈنٹ فنڈ (GPF) سے کٹوتیِ زکوۃ کی شرعی حیثیت

1. پہلی بحث: سرکاری ملازمین کے جنرل پروِیڈنٹ فنڈ (GPF) سے کٹوتیِ زکوۃ کی شرعی حیثیت

اس مسئلے کی مکمل تفہیم کیلئے GPF کے درج ذیل مبادیات سے آگاہی ضروری ہے۔

(i) GPF کی تعریف

(ii) GPF سے متعلق بنیادی معلومات

(i) GPF [جنرل پروِیڈنٹ فنڈ]

پاکستان ویسٹرن ریلوے آفس مینول آف 1964 GPF میں جنرل پروِیڈنٹ فنڈ کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ تمام مستقل گورنمنٹ ملازمین جو اپنی ملازمت کے دوسال مکمل کر چکے ہوں وہ اِس فنڈ میں لازمی طور پر شریک ہونگے۔ اور وہ تمام ملازمین جن کی مدت ملازمت دوسال سے کم ہے وہ اس فنڈ میں اختیاری طور پر شریک ہونگے۔

---

[1] The Zakat & Ushr Ordinance, 1980, (Lahore, Punjab Law Book House, 2008), p.154

[2] The Zakat & Ushr Ordinance, 1980, p.154; The Punjab Zakat & Ushr Bill, 2012, (Lahore: Nadeem Law Book House, 2014), p. 17; The KPK Zakat &Ushr Act, 2011, p. 32. Retrieved November 20, 2022, from https://swkpk.gov.pk/?page_id=1449; The Sindh Zakat & Ushr Act, 2011, p. 20. Retrieved November 20, 2022, from http://www.pas.gov.pk/index.php/acts/details/en/19/165; The Balochistan Zakat &Ushr Act, 2012, p.35, Retrieved November 20, 2022, from https://zakatdeptt.page.tl/Zakat-System.htm

"All permanent Government servants and those temporary or officiating Government servants who have completed 2 years' service have to join the fund as compulsory subscribers.... and those with less than 2 years' service may join the fund as optional Subscribers." [3]

(ii) GPF سے متعلق بنیادی معلومات

(۱) یہ فنڈ ہر سرکاری ملازم کی تنخواہ میں جبراً شامل ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا تعریف سے واضح ہو چکا ہے.

(۲) سرکاری سکیل کے حساب سے ایک مخصوص رقم تنخواہ سے ہر ماہ کاٹی جاتی ہے۔اس بابت تفصیل یہ ہے کہ حکومت بالعموم دو یا تین سال بعد سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے اس فنڈ میں کٹوتی کے نئے ریٹس سرکاری سکیل کے مطابق بذریعہ نوٹیفکیشن جاری کرتی رہتی ہے۔ذیل میں موجودہ ریٹ کے ساتھ ماقبل دو ریٹس بصورت نقشہ تفہیم کے لیے بیان کیے گئے ہیں نیز بے جا طوالت کے پیش نظر صرف پہلے اسکیل اور آخری اسکیل کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

Notification No	Date	BPS-1	BPS-22	Status
F.1(5)-Reg. 7/87-357	10-08-2016	337/=	8210/=	Past
F.1(5)-Reg. 7/87-365	24-07-2017	400/=	9880/=	Past
F.1(5)-Reg.7/87-317	31-08-2022	600/=	14660/=	Present

(۳) نیز مختلف سرکاری اسکیل میں جی پی ایف کی شرح کے تعیین کے لیے ایک فامولہ مقرر کی گیا ہے جو بہر حال تبدیل نہیں ہوتا ہے۔وہ فارمولہ حسب ذیل ہے۔

Minimum Rates of Subscription	
BPS	Subscription
1	3%
2-11	5%
12-22	8%

[4]

(۴) GPF میں کٹوتی کی شرح کو روکنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں ہے۔سوائے چند صورتوں کے

1:۔ وہ سرکاری ملازم جس نے بغیر تنخواہ کے Extraordinary چھٹی لی ہو۔

2:۔ جب سرکاری ملازم معطل ہو۔

اِن صورتوں میں سرکاری ملازم کو اختیار ہے کہ وہ GPF کی کٹوتی اپنی تنخواہ سے روک سکتا ہے۔

"The monthly subscription to the fund should be made by the members when on duty... except during a period of suspension. Provident that a subscriber may at his option, elect not to subscribe during leave. "[5]

---

[3] Office Manual of GPF, Section 1964, Lahore Pak Western Railway Press, 1964 page: 01
[4] Notification No.F.1(5)-Reg.7/87-357) Dated 10th August, 2016; Notification No.F.1(5)-Reg.7/87-365) Dated 24th July, 2017; Notification No.F.1(5)-Reg.7/87-317) Dated 31st August, 2022.
[5] Office manual of GPF,1964, Page:2

(۵) ہر سرکاری ملازم کو سال کے اختتام پر GPF کی مد میں ایک مقررہ اضافہ بھی دیا جاتا ہے جو تقریباً ہر سال تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اور اس اضافہ کا اصطلاحی نام مارک اپ (Mark Up) ہے۔ مثلاً ذیل سالوں کا GPF پر مارک اپ ریٹ یہ رہا ہے جو حکومت پاکستان کے سرکاری لیٹر پر رقم ہے جس میں حالیہ سال کے مارک اپ کے ساتھ گذشتہ دو سالوں کا مارک اپ بھی لکھا ہوتا ہے۔

Fiscal year	Rate of Mark up
2019-2020	12.00 %
2020-2021	7.90 %
2021-2022	12.40 % [6]

(۶) لیکن اگر وہ اس مارک اپ کو نہ لینا چاہے تو اُسے ہر سال کی یکم جولائی سے ایک سال قبل متعلقہ GPF برانچ میں بذریعہ درخواست آگاہ کرنا ہوگا جس طرح ریٹائرمنٹ کی فائنل پیمنٹ (Final Payment) پر زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے CZ-50 فارم جمع کروانا پڑتا ہے۔[7]

"Interest, Section. 14. (5) Interest shall not be credited to the account of a Muslim subscriber if he informs the Account Officer that he does not wish to receive it."[8]

(۷) CZ-50 فارم، یہ دراصل زکوۃ کٹوتی کے استثناء کا فارم ہے جو حکومت کی طرف سے (CZ-50) کے نام سے متعارف کروایا گیا ہے جس کے جمع کروانے کے بعد بینک اور دیگر مالیاتی ادارے زکوۃ کاٹنے کے مجاز نہ ہوں گے۔ پہلے یہ فارم اہل تشیع کے لیے مستعمل تھا مگر اب اس کے دائرے کار میں سب شامل ہیں۔ اس فارم کا مکمل فارمیٹ تمام بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کی ویب سائٹس پر موجود ہے۔[9]

(۸) GPF [جنرل پرویڈنٹ فنڈ] میں زکوۃ کی کٹوتی درج ذیل مواقع پر ہوتی ہے۔

- یہ رقم بالعموم سرکاری ملازم کو نوکری کے اختتام پر یکمشت ملتی ہے اور اس موقع پر ملنے والی GPF کی رقم کو فائنل پیمنٹ (Final Payment) کہا جاتا ہے اور حکومت GPF کی اِس رقم پر زکوۃ کاٹ لیتی ہے بشرطیکہ اُس سرکاری ملازم نے زکوۃ ڈیکلاریشن فارم CZ-50 ایک سال قبل جمع نہ کروایا ہو۔
- اسی طرح 45 سال کے بعد (GPF) None- Refundable لینے کی صورت میں بھی حکومت زکوۃ کاٹ لیتی ہے کیونکہ یہ رقم بھی دوبارہ حکومت کو واپس نہیں کی جاتی ہے لیکن اس صورت میں سرکاری ملازم کو اُس کی اپنی جمع شدہ رقم کا 80٪ فیصد حصہ دیا جاتا ہے۔

"In case of non-refundable advance, 2.5% of the amount drawn or, in case of final settlement, 2.5% of the balance standing to the credit of the subscriber as on the valuation date…Zakat will not be deducted from the amount of non-

[6] Finance Division Letter # No.F.8(1)6S-1/2018-636 ،Dated 06th August, 2022, Govt of Pakistan
[7] Muh. Farooq Ahmad, Assistant account officer (Pension Branch), Pakistan railway DS office Lahore, Intw date: 22 July 2022, place: pension branch office, time 11:35
[8] . General Provident Fund Rules, Finance Division, Govt. of Pakistan, Updated 12-12-2017, p. 08
[9] https://askaribank.com/wp-content/uploads/2014/12/Zakat-Declaration-Form-CZ501.docx;/ https://www.nbp.com.pk/forms-applications/index.aspx, Retrieved 23-11-2022

refundable advances/final payment of these subscribers, who submits a declaration on the prescribed form for the exemption from the zakat deduction with the claim."[10]

"He can withdraw up to 80% from his account, both refundable and non-refundable. The servant/subscriber need not pay back if his age is up to forty-five (45) years."[11]

(۹) ندیم انجم نے دوران انٹرویو بتایا کہ فائنل پیمنٹ میں زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے سرکاری ملازم کا ایک سال قبل CZ-50 ڈیکلاریشن فارم متعلقہ GPF برانچ میں جمع کرانا ضروری ہے بصورت دیگر فائنل GPF پر حکومت زکوۃ کاٹ لے گی۔[12]

(۱۰) نائلہ نذیر اپنے مضمون "Zakat on GPF" میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ حکومت کی طرف سے فائنل GPF پر استشنائی صورت کا لوگوں کو بہت کم علم ہے بالخصوص ریٹائرمنٹ سے پہلے جی پی ایف پر زکوۃ کی کٹوتی کا علم بھی بہت کم ہوتا ہے۔

"though the rules exist, the general public has very little knowledge, prior to retirement, about the deduction of Zakat." [13]

(۱۱) GPF [جنرل پرویڈنٹ فنڈ] کی رقم کو ایڈوانس بھی لیا جاسکتا ہے لیکن ہر ماہ متعین اقساط کی صورت میں دوبارہ حکومت کو اس فنڈ کی ادائیگی لازم ہے نیز ایڈوانس کی رقم چند شرائط کے ساتھ ملتی ہے جو حسب ذیل ہیں۔

ایڈوانس کی رقم ملنے کی شرائط:

عارضی ایڈوانس ہر سرکاری ملازم کو اپنے فنڈ میں موجود رقم سے متعلقہ حکام کی صوابدید پر درج ذیل شرائط کی بناء پر دیا جائے گا۔

- کوئی بھی ایڈوانس رقم اس وقت تک سرکاری ملازم کو نہیں دی جائے گی جب تک فنڈ پاس کرنے والی مجاز اتھارٹی درخواست دہندہ کے مالی حالات سے مطمئن نہ ہوں۔
- یہ فنڈ درخواست دہندہ یا دراخوست دہندہ کے اہل خانہ کی لمبی بیماری کے اخراجات ادا کرنے کیلئے دیا جائے گا۔
- بیرون ملک صحت یا تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کیلئے بھی دیا جائے گا۔
- فرضی ذمہ داریوں کے اخراجات پورا کرنے کیلئے یہ فنڈ دیا جائے گا مثلا شادی یا تجہیز و تکفین وغیرہ۔
- یہ فنڈ سرکاری ملازم کو اپنی ذاتی رہائش بنانے کیلئے بھی دیا جائے گا یاد رہے کہ ایڈوانس ملنے والی GPF کی رقم بعد میں ہر سرکای ملازم سے، فنڈ پاس کرنے والی مجاز اتھارٹی کی ہدایت کے مطابق ماہانہ مساوی اقساط کی صورت میں واپس لی جائے گی بشرطیکہ ان ماہانہ اقساط کی تعداد بارہ سے کم نہ ہو اور 48 سے متجاوز نہ ہو۔

"Conditions for granting an advance-:A temporary advance may be granted to a subscriber from the amount standing to his credit in the fund at the discretion

[10] Govt of NWFP July 2008, GPF Rules 2008, Finance department, NWFP, Peshawar, Section 3, page:08
[11] Zakat on GPF, Misconception or Avoidance: Vol. III, Number II, Journal of Managerial Sciences, P. 203
[12] Nadim Anjum, account officer (GPF Branch), Pakistan railway DS office Lahore, Intw date: 23 July 2022, place: pension branch office, time 11:00
[13] Journal of Managerial Sciences, Volume 3, Number 3, page: 205, Naila Nazir, AP, Department of economics, University of Peshawar, Pak.

of the appropriate authority subject to the following conditions-: [1]No advance shall be granted unless the sanctioning authority is satisfied that the applicant's pecuniary circumstances justify it. [2] to pay expenses incurred in connection with the prolonged illness. [3]to pay for the overseas passage for reasons of health and education of the applicant or any person actually depended on him. [4]to pay obligatory expenses in connection with marriages, funerals (etc.). [5] An advance for construction of a house for the occupation by the subscriber himself may be granted to him".
"An advance shall be recovered from the subscriber in such number of equal monthly instalments as the sanctioning authority may direct, but such number shall not be less than twelve unless the subscriber so elects or in any case more than forty-eight."[14]

خلاصہ یہ ہے کہ GPF کی رقم ہر ماہ سرکاری ملازم کی تنخواہ بمطابق حکومتی سکیل ایک مخصوص رقم جبراً کاٹ لی جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ سال کے اختتام پر ہر سرکاری ملازم کو اس کے GPF فنڈ پر تقریباً ہر سال نیا طے شدہ اضافہ دیا جاتا ہے جو اس کی کٹوتی شدہ رقم میں شامل کیا جاتا ہے۔ تیسرا یہ کہ بالعموم GPF کی رقم سرکاری ملازم کو نوکری کے اختتام پر یکمشت ملتی ہے۔ اور اسی فائنل یکمشت رقم پر حکومت اس سرکاری ملازم سے 2.5٪ کے مطابق زکوۃ بھی کاٹ لیتی ہے بشرطیکہ اس سرکاری ملازم نے وقت مقررہ پر CZ-50 form جمع نہ کروایا ہو نیز 45 سال کے بعد Non-Refundable (GPF) پر بھی زکوۃ کی کٹوتی کی جاتی ہے بشرطیکہ وقت مقررہ (ایک سال قبل) CZ-50 form جمع نہ کروایا ہو۔ چوتھا یہ کہ GPF کو دوران ملازمت بھی حاصل کیا جاسکتا ہے مگر وہ دوبارہ متعین اقساط کی صورت میں حکومت کو واپس کرنا پڑتا ہے۔ اور بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس سرکاری ملازم نے اپنے GPF میں سے یہ رقم حاصل نہیں کی بلکہ حکومت سے قرض لیا ہے۔ اس کی توثیق (شرائط برائے ایڈوانس GPF) سے بالکل واضح ہے۔

1.1. GPF [جنرل پرویڈنٹ فنڈ] پر زکوۃ کی کٹوتی کا شرعی حکم

مذکورہ بالا تمہید سے GPF پر زکوۃ کی کٹوتی کے جہات درج ذیل ہو سکتی ہیں:

(جہت اول) سرکاری ملازم کی GPF میں موجود رقم، نصابِ زکوۃ میں دیگر اموال کے ساتھ شامل ہوں گی یا نہیں؟ یعنی یہ رقم قرض کی کس قبیل سے گردانی جائے گی کیوں کہ حقیقت میں اس فنڈ کی رقم اُسی کی ہے لیکن قبضہ حکومت کا ہے۔ نیز زکوۃ کی ادائیگی کب سے لازم ہو گی؟

(جہت ثانی) GPF کی رقم پر حکومت کی جانب سے ملنے والے اضافے کی حقیقت کیا ہے؟

(جہت ثالث) کیا حکومت کا فائنل GPF پر سرکاری ملازم سے زکوۃ کاٹنا صحیح ہے؟

---

[14] Office Manual of GPF section 1964, page 14-15

(جہت اول)

اس شق میں رقم سوالات کے جواب کا انحصار دین (قرض) کی اقسام کی تفہیم پر ہے کہ یہ شق قرض کے کس قبیل سے ہے تو سب سے پہلے قرض کی اقسام کی تفہیم ضروری ہے۔فقہاء عظام نے قرض کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں:

دین قوی: وہ قرض جو کسی پر قرض یا مال تجارت کے بدلہ میں واجب ہو۔

دین متوسط: ایسا قرض جو مال تجارت یا قرض کے علاوہ کا بدل ہو جیسے رہائشی مکانات اور استعمالی کپڑوں کی قیمت۔

دین ضعیف: وہ دین جو کسی مال کا بدل نہ ہو جیسے بیوی کا حق مہر۔

"الدین علی ثلاثه اقسام قوی وهو بدل القرض ومال التجارة ومتوسط وهو بدل ما لیس للتجارة كمن ثیاب البذلة ودار السكنی وضعیف وهو بدل ما لیس بمال كالمهر والوصیة" [15]

شرع میں کس قرض پر کس وقت زکوۃ لازم ہو گی، اس بابت علامہ خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:

"جس دین کے وصول ہونے کی توقع ہو اس کی تین قسمیں ہیں۔ دین قوی، دین وسط، دین ضعیف، دین قوی سے مراد وہ قرض ہے جو بطور قرض دیا گیا ہو یا سامانِ تجارت کی قیمت ہو، دین وسط سے مراد غیر تجارتی اموال کی قیمت جیسے رہائشی مکان کی قیمت وصول طلب ہو، ان دونوں صورتوں میں دین وصول ہونے کے بعد صاحب مال پر اس پوری مدت کی زکوۃ لازم ہو گی، دین ضعیف سے مراد وہ دین ہے جو کسی مال کے بدلے میں نہ ہو خواہ اس میں اس کے عمل کو دخل ہو جیسے مہر اور بدلِ خلع یا اس کے عمل کو دخل نہ ہو جیسے میراث، یہ دین اگر اتفاق سے وصول ہو جائے تو قبضہ پر سال گذرنے کے بعد زکوۃ کی ادائیگی واجب ہو گی" [16]

اکثر فقہاء GPF کی رقم کو دین ضعیف میں شمار کرتے ہیں اور دین ضعیف میں گذشتہ سالوں کی زکوۃ لازم نہیں ہوتی ہے مزید یہ کہ دین ضعیف پر قبضہ کے بعد سال گزرنے پر اُس سال کی زکوۃ لازم ہو گی۔ چند مختلف مسالک کے فتاوی جات کے اقتسابات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

فتاوی فریدیہ میں ہے:

"چونکہ جی پی فنڈ پر زکوۃ قبل از قبض کاٹی جاتی ہے لہذا یہ رقم حکومت پر ملازم کا قرض ہے اور قرض فقہاء کرام کے نزدیک تین قسم کے ہیں، قوی، متوسط، ادنی اور بظاہر یہ فنڈ قسم سوم میں داخل ہے۔" [17]

کفایت المفتی میں ہے:

"پرویڈنٹ فنڈ میں جمع شدہ رقم پر بھی زکوۃ نہیں، بعد وصولی کے حولان حول پر زکوۃ ہو گی" [18]

---

[15] Ibn Nujaim, Zain Ud Din Bin Ibrāhim, *Āl-Bahr Āl-Raiq*, Dār Āl Kutub Āl ilmīya, Beirūt, 1st Edition, vol.2, p.223

[16] Khalid Saif Ullah Rahmani, *Dictionary of Fiqh*, Zamzam Publisher, Karachi, 2010, vol. 4, p. 42,43

[17] Mūhāmmād Farid, Mufti, *Fatawa Farīdia*, Dār Āl ūloom Siddīqiyŷa,Swabi, 2009, vol. 3, p. 431

[18] Mufti, Kafayat Ullah, *Kafayat Al-Mufta*, Dar ul Ishaat, 2001, Karachi, Vol 04, p. 260

فتاوی دارالعلوم زکریا میں ہے:

”دین ضعیف میں قبضہ کے بعد بالا تفاق سنن ماضیہ کی زکوۃ لازم نہیں ہوتی ہے اس لیے پراویڈنٹ فنڈ پر ماضی کی زکوۃ واجب نہ ہو گی“[19]

علامہ غلام رسول سعیدی رقم طراز ہیں:

”پراویڈنٹ فنڈ ماہ بماہ مدت ملازمت میں لازمی طور پر کٹتا رہتا ہے... اور یہ اصطلاح میں قرض ضعیف ہے اس لیے اس پر اُس وقت تک زکوۃ لازم نہیں آئے گی جب تک کہ اس پر ملازم کے قبضہ کے بعد سال نہ گزر جائے۔“[20]

اشرف الفتاوی میں ہے:

”جی بی فنڈ کی رقم جب تک حاصل نہ ہو جائے اُس وقت تک اُس پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی اور جب یہ رقم حاصل ہو جائے اُس وقت سے زکوۃ کے احکامات شروع ہوں گے“[21] دیگر فتاوی جات میں بھی یہی بات رقم ہیں۔[22]

فتاوی اہل حدیث میں جی پی ایف سے متعلق سائل کے سوال پر جواب دیتے ہوئے مفتی عبد اللہ روپڑی، حضرت عمر ابن عبد العزیز کا فیصلہ بطور حوالے دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”وہ قرض جو وصول نہیں ہوتا ہے اس کے متعلق عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ صرف ایک سال کی زکوۃ ہے جب کہ وصول ہو خواہ کئی سال گذر جائیں“[23]

جب کہ بعض علماء جی پی ایف کو دین ضعیف نہیں گردانتے ہیں بل کہ وہ اسے دین قوی گردانتے ہوئے اس مال کو ہر سال اپنے نصاب میں ملا کر مجموعی رقم پر زکوۃ ادا کرنے کے قائل ہیں نیز اگر ہر سال اُس شخص نے زکوۃ ادا نہ کی تو جب بھی یہ فنڈ ملے، ماقبل تمام سالوں کی زکوۃ اُس پر لازم ہو گی۔

”ملازم چوں کہ پراویڈنٹ کی اصل رقم کا مالک ہوتا ہے، اگر ملازم مالک نصاب ہے تو دیگر زکاتی مالوں کے ساتھ اس رقم پر بھی زکوۃ ہر سال فرض ہوتی رہے گی جبکہ زکوۃ کی دیگر شرطیں پائی جائیں لہذا یہ رقم وصول ہونے کے بعد گزشتہ سالوں کی زکوۃ ادا کرنا واجب ہو گی۔“[24]

فتاوی فیض الرسول میں بھی یہی رائے ملتی ہے البتہ وہ اس میں ایک چیز کا اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس فنڈ کو ہر سال اپنے نصاب میں شامل کر کے نصاب پورا ہونے کے بعد مجموعہ سے زکوۃ ادا کی جائے۔

---

[19] Fatawa Dar ul Uloom Zikryya, vol. 03, p.144

[20] Saeedi, Ghulam Rasool, Allama, *Sharah Muslim*, Fareed book Stall Lahor, 2011, vol 02, p. 899

[21] Moulānā Fazal-ur-Raḥīm Asharfī, *Ashraf ul-Fatāwā*, Lahore: Umm ul-Qurā, Jāmia Asharfia, 1430H, p. 178

[22] Usmani, Muh Rafi, *Fatawa Dar ul Uloom Karachi*, Idarat ul Muarif, 2012, vol. 02, p. 409/
Rasheed Ahmed, Mufti, *Ahsan ul Fatawa*, H. M. Saeed Compony Karachi,1425, Vol. 4, p. 270

Roprri, Abdullah, *Fatawa Ahle Hadith*, Idara Ahyaa ul-Sunnah al-Nabawiyya Sagodha, 1992, vol. 2, p. 526[23]

[24] Ahghar Ali, Mufti, *Fatawa ahle Sunnat*, Kitab al-Zakat no 139, Majlis Afta Dawat e Islami, Karachi, 2012, p. 257

"ملازم اگر مالک نصاب ہے تو دیگر زکاتی مالوں کے ساتھ فنڈ مذکور میں جب سے رقم جمع ہونا شروع ہوئی ہے اُسی وقت سے اُس رقم کی بھی زکوۃ ہر سال واجب ہو گی اور اگر مالک نصاب نہیں ہے تو جب فنڈ کی رقم زکوۃ کے دوسرے مالوں کے ساتھ جوڑنے سے ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار کو پہنچ جائے اور حوائج اصلیہ سے بچ کر اس پر سال گذر جائے، اس وقت فنڈ کی رقم پر زکوۃ واجب ہو گی اور پھر سال بسال واجب ہوتی رہے گی۔"[25]

راقم کی موجودہ تحقیق کے مطابق اس رائے کے حاملین علماء کا اصل وماخذ فتاوی رضویہ میں مذکور فتوی ہے جس میں جی پی فنڈ کے بارے میں درج بالارائے اختیار کی گئی ہے۔[26]

امام احمد رضا مرحوم کی رائے تبصرہ کرتے ہوئے ایک جید عالم مفتی منیب لکھتے ہیں۔

"امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالی نے حکومت کے پاس جمع شدہ جی پی فنڈ پر زکوۃ عائد کرنے کا حکم لگایا ہے، مجھے نہیں معلوم کہ اُن کے سامنے جی پی فنڈ سے متعلق قانون کے تمام پہلو صحیح طور پر بیان کیے گئے ہوں گے یا نہیں؟ میرا گمان یہ ہے کہ قانونی پوزیشن اُن پر واضح کی گئی ہوتی تو وہ اس کے برعکس رائے دیتے"[27]

مزید یہ بھی لکھتے ہیں کہ جی پی فنڈ کی رقم چوں کہ ملازم کی ملک میں نہیں آتی بل کہ اُس محکمے یا ادارے کے پاس ہی جمع رہتی ہے اور ملازم اُس میں اپنی مرضی سے تصرف بھی نہیں کر سکتا تو جب تک جی پی فنڈ کی رقم ملازم کے اکاونٹ میں نہیں آجاتی اور اُس پر اسے ملکیت وقبضہ حاصل نہیں ہو جاتا وہ اُس کا مال اور نصاب ہی نہیں ہے اس ضمن میں جی پی فنڈ پر بطور خلاصہ ایک جملہ لکھتے ہیں۔

"محکمہ یا کمپنی اُس فنڈ پر ملازم کا صرف حق تسلیم کرتی ہے اور اسے اپنے اوپر واجب الاداء سمجھتی ہے"[28]

تبصرہ: جی پی فنڈ کے حوالے سے دین ضعیف کی رائے عملی صورت حال کے پیش نظر بھی اصح معلوم ہوتی ہے کیوں کہ GPF [جنرل پروویڈنٹ فنڈ] کے مالک کو اس مال کے حصول کے لیے اولا اپنے محکمہ کے توسط سے متعلقہ جی پی ایف ڈیپارٹمنٹ میں درخواست جمع کروانی ہوتی ہے اور اُس درخواست پر مجاز اتھارٹی سے تصدیق کروانا بھی لازم ہوتا ہے جس میں درخواست دہندہ کو مخصوص شرائط یعنی ضروریات، جو ماقبل جی پی ایف کے مبادیات کے عنوان کے تحت نکتہ نمبر: ۱۱ میں مذکور ہیں، میں سے کم از کم کسی ایک شرط [ضرورت] کو درخواست پر تحریرا رقم کرنے اور مجاز اتھارٹی کے سامنے اُس ضرورت کے قولا اظہار کے بعد، مجاز اتھارٹی سے تصدیق کرواکر وہ درخواست جمع کروانا ہوتی ہے۔ بعض اوقات درخواست دہندہ اُن مذکور شرائط [ضروریات] کے علاوہ اپنی دیگر ضرورت کے لیے GPF [جنرل پروویڈنٹ فنڈ] کے حصول کے پیش نظر تحریرا مع قولا غلط بیانی کا بھی سہارا لیتا ہے تو عملی طریقہ کار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فنڈ پر مالک کا تصرف دین ضعیف کی طرح ہی ہوتا ہے۔ راقم نے اپنے محکمے سے مندرج شرط [ضرورت] کے تحت اس پورے طریقے کار کو عملی طور پر اختیار بھی کیا ہے۔

---

[25] Amjadi, Jalal ul Dim, Mufti, Fatawa Faiz ul Rasool,Shabeer Brothers Lahore, vol. 1, p. 479
[26] Ahmad Raza, Ala Hazrat, *Fatawa Rizwya*, Maktaba tul Madania Karachi, 2013, vol. 10, p. 161-162
[27] Muneeb ur Rehman, mufti, Maktaba Naeemia Karachi, First edition, p. 69
[28] Abid

دوسرا یہ کہ حکومتی قانون میں جب کسی شخص پر قرض خواہوں کی جانب سے کیس کر دیا جائے تو عدالت کی جانب سے مدعی علیہ کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی کے لیے بیچا جاسکتا ہے یا عدالت اپنی تحویل میں لے سکتی ہے مگر عدالت اس جی پی فنڈ میں تصرف نہیں کر سکتی۔ جنرل پرویڈنٹ فنڈ رولز میں اسے "Protection of Compulsory Deposits" لازمی ڈیپازٹس کے تحفظ کا عنوان دیا گیا ہے۔

> "A compulsory deposit in any Government, or Railway Provident Fund shall not in any way be capable of being assigned or charged and shall not be liable to attachment under any decree or order of any Civil, Revenue or Criminal Court in respect of any debt or liability incurred by the subscriber or depositor." [29]

(دوسری جہت)

GPF کی رقم پر حکومت کی جانب سے ملنے والے اضافے کی حقیقت کے بارے میں فقہاء کرام کی مختلف آراء ہیں۔

(پہلی رائے) اکثر فقہاء کے نزدیک یہ اضافی رقم سود نہیں ہے بلکہ خدمت کا بدلہ یا انعام ہے۔

(دوسری رائے) چند فقہاء کے نزدیک یہ اضافی رقم سود میں داخل ہے۔

(پہلی رائے):

پہلی رائے کے قائلین میں اکثر قدیم وجدید فقہاء اور علماء کے اقوال حلت کے تناظر میں ملتے ہیں جس میں چند حسبِ ذیل ہیں۔

فتاوی دارالعلوم زکریا میں ہے:

> "حکومت جو سود اس رقم پر دیتی ہے وہ سود نہیں، کیوں کہ سود اپنی مملوکہ رقم پر مشروط اضافہ کا نام ہے جبکہ یہ رقم مملوکہ نہیں ہاں اگر بینک میں جمع کرا کے اس کا مشروط نفع لے تو وہ سود اور حرام کہلائے گا" [30]

فتاوی مفتی محمودیہ میں ہے:

> "وضع شدہ رقم تنخواہ کے ساتھ گورنمنٹ جو کچھ ملا کر بوقت ختمِ ملازمت، ملازموں کو دیتی ہے یہ سود نہیں اگرچہ گورنمنٹ اس کا نام سود ہی رکھے شرعاً یہ ایک انعام ہے اس کا لینا جائز ہے" [31]

مفتی محمد شفیع رقم طراز ہیں:

> "دوسرا مسئلہ اُس زیادہ رقم کا ہے جو پراویڈنٹ فنڈ میں محکمہ کی طرف سے سود کہہ کر دی جاتی ہے اس کے سمجھنے کیلئے پہلے یہ بات سامنے رکھنا ضروری ہے کہ سود اور ربا ایک معاملہ ہے جو دو طرفہ بنیاد پر متعاقدین میں طے ہو کر وجود میں آتا ہے"۔ [32]

---

[29] *General Provident Fund Rules*, Finance Division, Govt. of Pakistan, Updated 12-12-2017, p. 56. https://www.finance.gov.pk/publications/General_Provident_Fund_Rules.pdf
[30] *Fatawa Darul Uloom Zikrya*, vol. 3, p. 143
[31] Mahmood Mufti, *Fatawa Mufti Mahmood*, Jamiat Publications Lahore 2011, vol. 2, p. 217
Muhammad Shafee, mufti, *Jawahir al Fiqah*, mmaktabah Darul Uloom Karachi, 2010, vol. 3, p. 277-278[32]

پراویڈنٹ فنڈ درحقیقت ملازم کی خدمات کے معاوضہ کا ایک حصہ ہے جو ابھی تک اُس نے وصول نہیں کیا لہذا یہ محکمہ کے ذمہ ملازم کا دین ہے اور جب تک ملازم خود یا اپنے وکیل کے ذریعہ اس پر قبضہ نہ کرلے وہ اُس کا مال مملوک نہیں جیسا کہ بحر الرائق میں ہے کہ جب تک اجرت پر اجیر کا قبضہ نہ ہوجائے وہ اس کی مملوک نہیں ہوتی۔

"(او بالتمکن) یعنی لا یملك الاجرة" 33

یعنی صرف ایک حق ہوتا ہے جس کے مطالبہ کا ملازم کو اختیار ہوتا ہے۔اس پر مزید تبصرہ کرتے ہوتے مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں۔

"پراویڈنٹ فنڈ کی رقم نہ ملازم کی مملوک ہے اور نہ فی الحال اس کے تصرفات اس میں نافذ ہیں تو محکمہ اس رقم کے ساتھ جو معاملہ بھی کررہا ہے اپنی ملک میں کررہا ہے ملازم کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ جب یہ زیادتی سود نہیں تو فقہی طور پر اسے کیا کہا جائے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ زیادتی فقہی لحاظ سے دو معاملات میں سے کسی ایک میں داخل ہوسکتی ہے۔یا تو اسے محکمہ کا تبرع کہا جائے..(یا) اسے اجرت کا جزو مؤجل قرار دیا جائے۔بہر حال ملازم کو زیادتی وصول کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔"34

خیر الفتاوی میں اسے محکمے کا ایک بونس قرار دیا گیا ہے:

"پراویڈنٹ فنڈ پر بونس کا ملنا اور وصول کرنا جائز ہے"35

مولانا تبارک حسین قاسمی اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:

"پراویڈنٹ پر محکمہ جو زیادتی اپنی طرف سے دے رہا ہے اس پر شرعی اعتبار سے ربا کی تعریف صادق نہیں آتی خواہ محکمہ نے اسے سود کا نام لیکر دیا ہو"36

مفتی عبد القیوم ہزاروی اس فنڈ کی حلت کی بابت مختلف توجیہات پیش کرتے ہوئے فتوی نمبر: ۱۳۵۲ کے تحت لکھتے ہیں۔

"کوئی سرکاری یا نیم سرکاری ادارہ یا پرائیویٹ ادارہ اپنے ہر ملازم کی تنخواہ سے کچھ رقم کاٹ کر محفوظ کرلیتا ہے، اگر وہ بندہ چاہے تو اس رقم کو کسی صنعت یا تجارت میں انویسٹ بھی کرسکتا ہے، جس سے اصل رقم بھی محفوظ ہوجاتی ہے، بلکہ کئی گنا اضافہ بھی ہوجاتا ہے۔اب اگر وہ ادارہ کئی سالوں کے بعد ریٹائرمنٹ پر اپنے ملازم کو دگنی رقم دیتا ہے تو وہ کوئی احسان نہیں کرتا، بلکہ اس کی اپنی رقم کا کمایا ہوا کئی گنا زیادہ منافع اپنے پاس رکھ کر صرف دوگنا اس ملازم کو دیتا ہے، اگر دیانتداری سے حساب کیا جائے تو اٹھنے والے سروسز اخراجات کے بعد بھی اس سے کہیں زیادہ رقم اس ملازم کو مل سکتی

---

33 Ibn Nujaim, Zain Ud Din Bin Ibrāhim, *Āl-Bahr Āl-Raiq*, Dār Āl Kutub Āl ilmīya, Beirūt, , vol.7, p.300
34 *Jawahir al Fiqah*, makatabah Darul Uloom Karachi, nov 2010, vol. 3, p. 277-278
35 Khair Muhammad Jalandhari, Molana, *Khair ul Fatawa*, maktabah imdadia, vol. 3, p. 434
36 Qasmi, Mujahid ul Islam, molana, *Jadeed Faqahee Mubahis*, Idarat ul Quran wal Uloom al ismalia, Karachi, 2009, vol. 7, np. 513

ہے اور جتنا کچھ ملازم کو مل رہا ہے وہ اس کے حقیقی حصے سے بہت کم ہے۔ پس موجودہ غیر منصفانہ بلکہ ظالمانہ معاشی نظام میں جتنا بھی مل جائے وصول کیجئے۔"[37]

(دوسری رائے):

دوسری رائے کے قائلین کی تعداد اگرچہ کم ہے مگر وہ اس فنڈ کو سود گردانتے ہیں اور اُن کے نزدیک یہ حق الخدمت یا انعام نہیں ہے بلکہ سود ہی کی ایک قسم ہے جس سے احتراز لازم ہے۔ اس رائے کے قائلین کی آراء درج ذیل ہیں:

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"حکومت کے ہاں یہ طریق کار ہے کہ حکومت ملازمین سے معلوم کرتی ہے کہ وہ پروویڈنٹ فنڈ پر سود لیں گے یا نہیں.. اس لیے اس صورت میں پرویڈنٹ فنڈ پر جو سود لیا جاتا ہے اس کو حق الخدمت نہیں قرار دیا جاسکتا ہے"[38]

محدث فتاوی جات میں ہے:

"یہ بات تو واضح ہے کہ جی پی فنڈ پر اصل کٹوتی سے جو زائد رقم دی جاتی ہے وہ سود ہے"۔[39]

البتہ بعض اہل حدیث علماء سے جواز تو منقول ہے مگر احتیاط عدمِ اخذ ہی ہے۔[40]

دار الافتاء عثمانیہ پشاور کے مفتیان کرام اس اضافے کو صرف ایک صورت میں ربا کے مشابہ گردانتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

"جو ملازمین 80 فیصد جی۔ پی فنڈ نکال لیں اور دوبارہ جمع کرنے میں وہ خود مختار ہوں تو اگر وہ اپنے اختیار سے دوبارہ جمع کریں اور پھر اس پر حکومت کی طرف سے نفع ملے تو وہ شبہ ربا کی وجہ سے ناجائز ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔"[41]

دوسری رائے کے قائلین کی سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ حکومتی قانون میں اس اضافے کو سود لکھا جاتا ہے، اس لیے شرعا یہ بالکل ناجائز ہے لہٰذا اس بابت یا تو اضافہ لینے سے انکار کر دیا جائے یا لے کر بغیر ثواب کی نیت سے تصدق کر دیا جائے یا تحریری طور پر محکمے کو شروع میں ہی لکھ کر دے دیا جائے کہ میرے اس فنڈ میں یہ اضافہ شامل نہ کیا جائے تاکہ بالا دونوں صورتوں کی نوبت ہی نہ آئے۔

"Interest, Section. 14. (5) Interest shall not be credited to the account of a Muslim subscriber if he informs the Account Officer that he does not wish to receive it "[42]

پہلے رائے کے قائلین اس دلیل کے کئی جوابات دیتے ہیں جو ماقبل اقتباسات میں آراء کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔

---

[37] https://www.thefatwa.com/urdu/questionID/1352, Retrieved 23-11-2022
[38] *Sharah Sahih Muslim*, vol. 2, p. 899
[39] Rabbani, Mubashir Ahmed, Mufti, *Ahkam o Masael kitab o sunnah I roshni m*, dar ul undlas Lahore, p. 432, nuhadis fatawjat no 11513
[40] https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%AD%DA%A9%D9%88%D9%85 ،Retrieved 23-11-2022
[41] https://usmaniapsh.com/read_question/1442609، Retrieved 23-11-2022
[42] . General Provident Fund Rules, Finance Division, Govt. of Pakistan, Updated 12-12-2017, p. 08

(جہت ثالث)

کیا حکومت کا فائنل GPF پر سرکاری ملازم سے زکوۃ کاٹنا صحیح ہے ؟

حکومت کے اس اقدام کے حوالے سے فقہاء کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ عمل درست نہیں کیوں کہ ایسا کرنے سے کسی سال ایک شخص سے دو مرتبہ زکوۃ لینا لازم آئے گا مثلا فتاوی فریدیہ میں ہے:

"پس حکومت اس فنڈ سے زکوۃ لینے کا حق نہیں رکھتی اور حکومت کا یہ اقدام یعنی سال میں دو دفعہ زکوۃ کاٹنا (ایک پبلک کے مال سے اور دوسرا فائنل GPF سے) زیادتی بالائے زیادتی اور خلاف شرع فعل ہے، لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام لازکوۃ فی مال حتی یحول علیہ الحول [43] "[44]

ماقبل پہلی جہت کے عنوان سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ جی پی فنڈ رقم قرض ضعیف کے قبیل سے ہے نیز بین الاقوامی سطح پر ایک فقہی سمینار منعقدہ اعظم گڑھ انڈیا میں فقہاء کرام کی اتفاقِ رائے سے یہ بات طے پائی گئی ہے کہ GPF کا تعلق قرض ضعیف سے ہے۔

سیمینار کی متفقہ تجویز یہ ہے:

"پروویڈنٹ فنڈ جب تک اس پر قبضہ نہ ہو جائے اس کی زکوۃ واجب نہ ہوگی جب یہ رقم وصول ہو جائے اور یہ قدرِ نصاب ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی"[45]

لہذا جب سرکاری ملازم پر GPF ملنے کے بعد سال گزرنے سے پہلے کی زکوۃ لازم نہیں ہے تو حکومت کا اس فنڈ کی ادائیگی پر زکوۃ کاٹنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ نیز حکومت کا ایسا اقدام ازروئے شرع درست نہیں ہے اور دین ضعیف ہونے کی وجہ کے ساتھ ساتھ دیگر وجوہات بھی حکومت کے اس اقدام کی نفی کرتی ہیں۔

(1) ملازم کی مرضی اس میں شامل نہیں ہوتی ہے۔

(2) کسی شخص کے مال میں سے زکوۃ اس وقت نکالی جاتی ہے جب اس کا مال قرض وغیرہ سے پاک ہو جبکہ اس طریقے سے حکومت کو ملازم کے قرض کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ جس ملازم سے زکوۃ کاٹی جارہی ہو وہ مقروض ہو اور زکوۃ دینے کی بجائے زکوۃ لینے والوں کی صنف میں شامل ہو۔

(3) نیز جس کی طرف سے زکوۃ کاٹی جاتی ہے اس کی نیت کا شامل ہونا بھی ضروری ہے جو یہاں مفقود ہے بہر حال حکومت کی طرف سے اب استثنائی فارم کی شق موجود ہے مگر اکثریتی ملازمین اس استثنائی فارم سے ناواقف ہیں۔[46]

---

[43] Abdul Razzaq, Abu Bakker bin Hammam, *Al-Musannaf*, Al-Maktabah ul Islamia Beruit,2nd edition 1403, vol. 4, p. 75
[44] Muftī Muḥammad Farīd, *Fatāwā Farīdia*, (Swabi: Dār ul-‘Uloom Siddīqiyah, 2009), vol. 3, p. 431
[45] *Jadid Fiqahee Mubahus*, Vol. 7, p. 953
[46] Ahsan Ul Fatawa, vol. 4, p. 270

2. دوسری بحث: غیر سرکاری ملازمین کے جنرل پرویڈنٹ فنڈ (GPF) سے کٹوتی زکوۃ کی شرعی حیثیت

غیر سرکاری اداروں اور سرکاری اداروں کے ملازمین کے GPF اکاؤنٹ کے بارے میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ سرکاری اداروں کے ملازمین کی تنخواہوں میں GPF کی ماہانہ کٹوتی اجباری یعنی لازمی ہوتی ہے جبکہ غیر سرکاری اداروں کے ملازمین کی تنخواہوں میں اس فنڈ کی ماہانہ کٹوتی اختیاری ہوتی ہے یعنی غیر سرکاری ادارے اپنے ملازم کے اختیار سے اس کی ماہانہ تنخواہ سے GPF کی مد میں ایک مختص رقم کاٹتے ہیں۔

اسی بنیادی فرق کی وجہ سے غیر سرکاری اور سرکاری ملازم کے GPF اکاؤنٹ کے شرعی احکام میں چند فروق ہیں۔

ا۔ غیر سرکاری ملازم کے لیے اس فنڈ میں شمولیت کا اختیار ہونے کی بناء پر اس فنڈ میں شامل ہونا سرے سے جائز نہیں ہے کیونکہ تقریباً سارے غیر سرکاری ادارے ملازمین کے اس فنڈ کو سودی کاروبار میں استعمال کرتے ہیں لہذا (و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان)[47] کے تحت اس فنڈ میں شریک ہونے سے احتراز لازم ہے جبکہ سرکاری ملازم کے لیے اس فنڈ میں شمولیت کا اختیار اس کی مرضی پر موقوف نہیں ہوتا ہے۔

اسی حوالے سے مفتی محمد شفیع "جواہر الفقہ" میں لکھتے ہیں:

> "اختیاری صورت میں تشبہ بالربوٰ بھی ہے اور یہ خطرہ بھی کہ لوگ اس کو سود خوری کا ذریعہ بنالیں اس لیے اختیاری صورت میں جو رقم بنام سود دی جاتی ہے اس سے اجتناب کیا جائے"[48]

۲۔ لیکن اگر غیر سرکاری ملازم اپنے اختیار سے GPF کی مد میں ماہانہ بنیادوں پر مختص رقم کٹواتا ہے اور پھر بالعموم ریٹائرمنٹ کے موقع پر منافع سمیت اپنی رقم حاصل کرتا ہے تو ایسی صورت میں غیر سرکاری ملازم کے لیے GPF پر زکوۃ کے وجوب / عدمِ وجوب کے احکام درج ذیل ہوں گے۔

- ایسے ملازم کے لیے اپنی اصل رقم تو حلال ہے لیکن اصل رقم کے ساتھ منافع حلال نہیں ہے۔
- نیز اصل رقم نصاب کے برابر ہے تو سال کے اختتام پر اُس مال کی زکوۃ بھی لازم ہوگی۔

مفتی انعام الحق قاسمی لکھتے ہیں:

> "(پرویڈنٹ فنڈ پر زکوۃ کی کٹوتی) اختیاری ہے یعنی اگر ملازم منع کردیتا ہے تو تنخواہ میں کٹوتی نہیں ہوتی ہے تو اتنی رقم لینا حلال ہے اس سے زیادہ لینا سود ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے اس صورت میں جتنی رقم جمع ہوئی ہے اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا یہ ملازم پہلے سے صاحب نصاب ہے تو سالانہ اس فنڈ میں جمع شدہ رقم کی بھی زکوۃ دینا لازم ہوگا"[49]

---

[47] Al Maeedah :5 -2
[48] Jawahir Fiqah, vol 3, p. 278
[49] Zkaat k masael ka Insaiklo pedia, p. 109

۳۔ اگر غیر سرکاری ملازم کے پاس GPF کے علاوہ کوئی اور مال بھی ہے اور دونوں کے ملانے سے وہ صاحبِ نصاب بنتا ہے تو اس صورت میں سال کے گذرنے پر اُس شخص کے ذمے زکوۃ لازم ہوگی کیونکہ کمپنی کا قبضہ اجیر (ملازم) کی طرف منسوب ہوگا اور کمپنی بمنزل وکیل ہوگی اور وکیل کا قبضہ مؤکل (ملازم) کا قبضہ ہے لہذا وہ مال ایسا شمار ہوگا جیسا کہ اُس شخص کے قبضہ میں ہے۔

مفتی محمد رشید احسن الفتاوی" میں "پرویڈنٹ فنڈ پر زکوۃ کا حکم" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

"البتہ اگر اس فنڈ (GPF) میں ملازم نے کسی انشورنس کمپنی میں حصہ لیا تو اب بیمہ کمپنی کا قبضہ اجیر کی طرف منسوب ہوگا اور کمپنی بمنزل وکیل ہوگی اور وکیل کا قبضہ مؤکل کا قبضہ شمار ہوتا ہے لہذا اجیر (ملازم) کے قبضہ میں آجانے کی وجہ سے ہر سال اس کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے، پرائیویٹ کمپنیوں کا پرویڈنٹ فنڈ ایک مستقل کمپنی کی تحویل میں دے دیا جاتا ہے جس میں ملازمین کا ایک نمائندہ ہوتا ہے یہ کمپنی چونکہ ملازمین کی وکیل ہے لہذا کمپنی کا قبضہ ملازم کا قبضہ شمار ہوگا"۔[50]

۴۔ بعض فقہاء کے نزدیک غیر سرکاری ملازم کو ریٹائرمنٹ پر ملنی والی GPF کی رقم میں گذشتہ سالوں کی زکوۃ ادا کرنا احتیاطاً لازم ہے بشرطیکہ اس نے GPF میں صاحبِ نصاب ہونے کے بعد ہر سال زکوۃ کی ادائیگی نہ کی ہو۔

مفتی محمد تقی عثمانی "فتاوی عثمانی" میں لکھتے ہیں:

"البتہ جو پرویڈنٹ فنڈ جبری نہ ہو اور ملازم نے اپنے اختیار سے اس کے لیے رقم کٹوائی ہو تو اس کے معاملے میں احتیاط اسی میں ہے کہ رقم وصول ہونے پر سالہائے گذشتہ کی زکوۃ ادا کر دی جائے"۔[51]

اس تفصیل کے بعد سوال یہ ہے کہ کیا غیر سرکاری اداروں کا اپنے ملازمین کے ناقابلِ واپسی GPF پر زکوۃ کاٹنا صحیح ہے کیونکہ غیر سرکاری ادارے قانونِ زکوۃ و عشر کی رُو سے ایسا کرنے کے پابند ہیں کہ وہ اپنے ملازمین کے ناقابل واپسی GPF سے زکوۃ کاٹ کر حکومتی اکاؤنٹ (کوڈ 111: اسٹیٹ بینک آف پاکستان) میں جمع کروائیں۔

مقالہ نگاران کی تحقیق کے مطابق کمپنی کا، ملازم کے وکیل ہونے کی بناء پر ایسا اقدام درست ہے بشرطیکہ وجوبِ زکوۃ کی دیگر شرائط کی بھی پاسداری کی جائے مثلاً کمپنی کا وجوبِ زکوۃ کی ایک اہم شرط "مالِ زکوۃ کا قرض سے بری ہونا" کی بجاآوری کے لئے اپنے مؤکل (ملازم) سے رابطہ کرنا اور ملازم کے مقروض نہ ہونے کے اقرار کے بعد اس کی رقم سے زکوۃ کاٹ لینا (درست ہے)۔ نیز اگر ملازم مقروض ہونے کا اقرار کرے اور ثبوت بھی دے تو دیکھا جائے گا کہ قرض کی رقم منہا کرنے کے بعد وہ مال یعنی GPF بقدرِ نصاب بچتا ہے تو زکوۃ کاٹ لے ورنہ نہیں۔ یاد رہے یہ سارے احکام صرف اُس غیر سرکاری ملازم کے GPF سے متعلق ہیں جس نے اپنے اختیار سے GPF کی مد میں شرکت کی ہو۔

---

[50] Ahsan ul Fatawa, vol. 4, p. 270

Muhammad Taqi Usmani, Mufti, *Fatawa Usmani,* (Karachi: Maktaba Maarif Ul Quran, 2012), 2: 54[51]

2.1. GPF [جنرل پروویڈنٹ فنڈ] سے حاصل شدہ زکوۃ کی ترسیل کا حکومتی طریقہ کار

قانونِ زکوۃ وعشر 1980 ودیگر صوبائی قوانینِ زکوۃ وعشر میں زکوۃ وضع کرنی والی ایجنسیاں تین ہیں:

ا۔ بینک　　　۲۔ ڈاک خانے (سیونگ بینک)　　　۳۔ مالیاتی ادارے

"Deducting Agency: means a bank, post office or other institution."[52]

GPF [جنرل پروویڈنٹ فنڈ] سے بالعموم زکوۃ کی کٹوتی یہ تینوں ادارے کرتے ہیں کیوں کہ GPF [جنرل پرویڈنٹ فنڈ] کا تعلق براہ راست ملازمین سے ہے اور لامحالہ ہر ادارہ ملازمین سے خالی نہیں ہوتا ہے اس لیے یہ تینوں ادارے قانون زکوۃ وعشر 1980 ودیگر صوبائی قوانینِ زکوۃ وعشر میں بیان کردہ تاریخ وضعِ زکوۃ [جو ماقبل بیان ہو چکی ہیں] پر لوگوں کی رقوم سے زکوۃ کاٹ کر سٹیٹ بینک آف پاکستان کے مختص اکاؤنٹس میں فی الفور جمع کروا دیتے ہیں۔

یہ زکوۃ کاٹنے والی تینوں ایجنسیاں اپنے تمام سرکاری وغیر سرکاری ذیلی شاخوں سے مختلف مدات میں بمطابق قانونِ زکوۃ وعشر، زکوۃ وضع کرکے فوراً اپنے ضلعی ہیڈ آفس میں تمام رقومِ زکوۃ جمع کروادیتے ہیں اور پھر ضلعی ہیڈ آفس کی برانچیں یہ رقومِ زکوۃ صوبائی سٹیٹ بینک آف پاکستان کو منتقل کر دیتی ہے۔ صوبائی سٹیٹ بینک آف پاکستان ان حاصل شدہ رقوم زکوۃ کو اپنے ہیڈ آفس یعنی سٹیٹ بینک آف پاکستان میں جمع کروا دیتے ہیں۔ آخر میں سٹیٹ بینک آف پاکستان ان مدات میں حاصل شدہ رقوم کا مکمل ریکارڈ بذریعہ ہارڈ وسافٹ کاپی وزارت مذہبی امور حکومتِ پاکستان، اسلام آباد کو بھیج دیتا ہے۔[53]

مثال کے طور پر سٹیٹ بینک آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ (2022) کے مطابق ملک خداداد پاکستان کے ماقبل پانچ سالوں میں حکومتی سطح پر GPF [جنرل پرویڈنٹ فنڈ] کی ضمن میں زکوۃ کی حاصل شدہ رقوم میں ایک اچھا خاصہ اضافہ درج ذیل ہے۔

4.7 Zakat Receipts [Million Rupees]

S/N	Receipt From	FY 18	FY 19	FY 20	FY 21	FY 22
1	Provident Fund Credit	0961	1124	1204	1262	1522[54]

3. نتائج تحقیق:

قانونِ زکوۃ وعشر کی رو سے تمام سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کے جنرل پرویڈنٹ فنڈ (GPF) کی قسم None- Refundable (ناقابل واپسی) سے زکوۃ کی وصولی لازمی ہوتی ہے البتہ سرکاری ملازمین کیلئے اس فنڈ میں شمولیت لازمی ہوتی ہے اور غیر سرکاری ملازم کیلئے اس فنڈ میں شمولیت اختیاری ہوتی ہے لہذا احکام کے لحاظ سے دونوں میں فرق ہے۔

---

[52] The Zakat & Ushr Ordinance, 1980, p. 06, The Punjab Zakat & Ushr Bill, 2012, p:01, The KPK Zakat &Ushr Act, 2011, p:04, The Sindh Zakat & Ushr Act, 2011, p: 02, The Balochistan Zakat &Ushr Act, 2012, p:04.

[53] Muhammad Ismail, Zakat practice in Pakistan, p:14, www.academia.edu.pk

[54] Public Finance, SBP Annual Report- Statistical Supplement FY 22, Chapter, 4, p. 33. Retrieved December 2022, https://www.sbp.org.pk/reports/annual/arFY22/annex_index.htm

- سرکاری ملازم کی GPF میں موجود رقم، نصابِ زکوۃ میں دیگر اموال کے ساتھ شامل نہیں ہوں گی کیوں کہ حقیقت میں اِس فنڈ کی رقم اُسی کی ہے لیکن قبضہ حکومت کا ہے لہذا شروطِ زکوۃ میں سے کامل ملکیت کی شرط کا فقدان عدم لزوم کا سبب ہے۔
- جمہور فقہاء GPF کی رقم کو سرکاری ملازم کے حق میں دین ضعیف میں شمار کرتے ہیں اور دین ضعیف میں گذشتہ سالوں کی زکوۃ لازم نہیں ہوتی ہے مزید یہ کہ دین ضعیف پر قبضہ کے بعد سال گزرنے پر اُس سال کی زکوۃ لازم ہو گی۔ اور جی پی فنڈ کے حوالے سے دین ضعیف کی رائے عملی صورت حال کے پیش نظر بھی اصح معلوم ہوتی ہے کیوں کہ GPF [جنرل پروویڈنٹ فنڈ] کے مالک کو اس مال کے حصول کے لیے محکمانہ طور پر کافی تگ و دو کرنا پڑتی ہے نیز یہ رقم رولز میں درج مخصوص ضروریات کی بنیاد پر ملتی ہے بصورت دیگر نہیں۔
- GPF کی رقم پر حکومت کی جانب سے ملنے والے اضافے کی حقیقت کے بارے میں فقہاء کرام کی مختلف آراء ہیں۔ پہلی رائے: اکثر فقہاء کے نزدیک یہ اضافی رقم لینا جائز ہے جب کہ دوسری رائے کہ یہ اضافی رقم سود میں داخل ہے کیوں کہ حکومتی رولز میں اسے انٹرسٹ لکھا گیا ہے۔ اس کے جواز کے قائلین بہت سے دلائل دیتے ہیں لیکن خلاصہ بصورت نکات یہ ہے۔

۱۔ یہ سود کے قبیل سے نہیں ہے۔

۲۔ یہ محکمہ کی جانب سے ایک انعام یا بونس ہے۔

۳۔ محکمہ یا کمپنی اُس فنڈ پر ملازم کا صرف حق تسلیم کرتی ہے اور اسے اپنے اوپر واجب الاداء سمجھتی ہے۔

۴۔ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم نہ ملازم کی مملوک ہے اور نہ فی الحال اس کے تصرفات اس میں نافذ ہیں تو محکمہ اس رقم کے ساتھ جو معاملہ بھی کر رہا ہے اپنی ملک میں کر رہا ہے ملازم کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

۵۔ سود اور ربا ایک معاملہ ہے جو دو طرفہ بنیاد پر متعاقدین میں طے ہو کر وجود میں آتا ہے۔

۶۔ محکمہ خود دے رہا ہے اور ملازم کا کوئی مطالبہ بصورت عقد وغیرہ اس میں شامل نہیں ہے۔

- جمہور فقہاء کے نزدیک جب سرکاری ملازم پر GPF ملنے کے بعد سال گزرنے سے پہلے زکوۃ لازم نہیں ہے تو حکومت کا اس فنڈ کی ادائیگی کے وقت یعنی سال گذرنے سے قبل ہی زکوۃ کاٹ لینا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ لہذا حکومت کا ایسا اقدام از روئے شرع درست نہیں ہے۔ اس اقدام کی نفی میں سب سے بڑی وجہ اس فنڈ کا قرض ضعیف کے قبیل سے ہونا ہے جس کی تفصیل ما قبل دیگر وجوہات کے ساتھ بیان ہو چکی ہے۔
- سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں GPF کی ماہانہ کٹوتی اجباری ہوتی ہے جبکہ غیر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اختیاری ہوتی ہے اس لیے غیر سرکاری ملازم کے لیے اس فنڈ میں شمولیت کا اختیار ہونے کی بناء پر اس فنڈ میں شامل ہونا سرے سے جائز نہیں ہے کیونکہ تقریبا سارے غیر سرکاری ادارے ملازمین کے اس فنڈ کو سودی کاروبار میں استعمال کرتے ہیں۔

- اگر غیر سرکاری ملازم اپنے اختیار سے GPF کی مد میں ماہانہ بنیادوں پر مختص رقم کٹواتا ہے اور پھر بالعموم ریٹائرمنٹ کے موقع پر منافع سمیت اپنی رقم حاصل کرتا ہے تو ایسی صورت میں غیر سرکاری ملازم کے لیے GPF پر زکوۃ کے وجوب / عدمِ وجوب کے احکام درج ذیل ہوں گے۔
    - ایسے ملازم کے لیے اپنی اصل رقم تو حلال ہے لیکن اصل رقم کے ساتھ منافع حلال نہیں ہے۔
    - نیز اصل رقم نصاب کے برابر ہے تو سال کے اختتام پر اُس مال کی زکوۃ بھی لازم ہو گی۔
    - غیر سرکاری ملازم کے پاس GPF کے علاوہ کوئی اور مال بھی ہے اور دونوں کے ملانے سے وہ صاحبِ نصاب بنتا ہے تو اس صورت میں سال کے گذرنے پر اُس شخص کے ذمے زکوۃ لازم ہو گی کیونکہ کمپنی کا قبضہ اجیر (ملازم) کی طرف منسوب ہو گا اور کمپنی بمنزل وکیل ہو گی اور وکیل کا قبضہ مؤکل (ملازم) کا قبضہ ہے لہذا وہ مال ایسا شمار ہو گا جیسا کہ اُس شخص کے قبضہ میں ہے۔
    - کمپنی کا، ملازم کے وکیل ہونے کی بناء پر کٹوتی زکوۃ کا عمل درست ہے بشرطیکہ وجوبِ زکوۃ کی دیگر شرائط کی بھی پاسداری کی جائے۔

تحقیق سے مجموعی طور پر غیر سرکاری ملازم کے لیے اس فنڈ میں شمولیت کے اختیار کے پیش نظر اس فنڈ کا حصہ بننا یا حصہ بننے کے بعد اضافی رقم کے لینے کا جواز کسی بھی تحریر میں رقم نہیں ہے اس لیے غیر سرکاری ملازم کے لیے اس فنڈ کا حصہ بننا ازروئے شرع ممنوع ہے مگر جمہور فقہاء وعلماء کے نزدیک سرکاری ملازم کے لیے اس فنڈ میں اجباری شمولیت کے پیش نظر اضافی رقم لینے میں جواز کا پہلو تو نکلتا ہے مگر بہر حال عدمِ اخذ یا اخذ کے بعد تصدق میں تقوی کا پہلو مضمر ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)